ڈاکٹر محمد جنید ندوی *

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

(حیات اور علمی وملّی خدمات کا مختصر تعارف)

(۱۰۰) نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں: یہ امریکہ کے شہر ''شکاگو'' میں اسلامی تنظیموں اور اداروں کے کارکنان سے ۱۹۷۷ء میں کیا جانے والا مولانا کا ایک نصیحت آموز خطاب ہے۔ اِسے کتابی شکل میں مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام لکھنؤ نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا(۵۶)۔ پھر، ''مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں'' کے نام سے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا(۵۷)۔ کتاب کا مقدمہ مولانا محمد الحسنی نے قلم بند کیا ہے۔

(۱۰۱) ہندوستانی مسلمان: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جس میں اُنہوں نے برصغیر پاک و ہند کی تہذیب وتمدن کی تعمیر میں مسلمانوں کے حصّے کو مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۰۲) یورپ، امریکہ اور اسرائیل: یہ مولانا علی میاں کی ایسی کتاب ہے جس میں حقیقتِ حال کا برملا اظہار ہے۔ مسلمانوں کے لیے چشم کشا انکشافات ہیں اور اُمت مسلمہ کو مستقبل کے حوالے سے تنبیہ بھی کی گئی ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

عربی تالیفات وتصنیفات

(۱) اذاھبت ریح الایمان: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی عربی تالیف ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کے پیش نظر لکھی گئی۔ ۱۹۵۳ء مطابق ۱۳۷۲ھ میں مولانا نے تحریک اصلاح و جہاد کی اثر انگیز تاریخ کو سادہ عربی زبان میں مرتب کرنا شروع کیا تاکہ اسلامی تحریک کے قائد ''سید احمد شہید'' کا مقام ومرتبہ اور مومنانہ ومجاہدانہ کردار عربوں کے سامنے آجائے۔ بعد میں اِس کتاب کو مولانا کے برادرزادے مولوی محمد الحسنی نے ''جب ایمان کی بہار آئی'' کے نام سے اردو زبان میں منتقل کیا۔ یہ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کی ہے(۵۸)۔

(۲) أیھا العرب: مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔ آپ نے

---

* سربراہ: شعبہ علوم اسلامیہ وثقافت، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد

دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳) اسمعو ھامنی صریحہ: مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے

(۴) العرب والاسلام: مولانا علی نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۵) اسمعی یازھرۃ الصحراء: مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے

(۶) اسمعی یاسوریا: مولانا علی میاں نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز ومصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے تھے۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا[۵۹]۔

(۷) اسمعی یامصر: مولانا علی میاں نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز ومصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے تھے۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا[۶۰]۔ مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں اِس مضمون کے بارے میں خود فرماتے ہیں: ''اسمعی یامصر، کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جو تحیہ، عتاب، نقد اور توجیہ سب کچھ ہے''[۶۱]۔

(۸) الارکان الاربعہ: مولانا علی میاں کے قلم سے، اسلام کے بنیادی ارکان پر لکھی جانے والی مبسوط اور منفرد عربی کتاب ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ''ارکانِ اربعہ'' کے نام سے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے

(۹) الدعوۃ الاسلامیہ وتطوراتھا فی الھند: مولانا نے یہ عربی مضمون ''جمیۃ الشبان المسلمون'' کے استقبالیے میں پڑھا تھا۔ اِس مضمون میں ہندوستان کی تجدید واحیائے دین کی مختلف کوششوں کا مختصر ذکر آ گیا ہے۔ اس رسالے کا ذکر مولانا نے مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے[۶۲]۔

(۱۰) السیرۃ النبویہ: یہ مولانا علی میاں کی زبانِ مبارک سے سیرت النبی ﷺ پر قلم بند ہونے والی عربی کتاب ہے۔ زندگی کے آخری ایام میں ضعف بصارت اور ایک آنکھ کے زیاں کے باعث، مآخذ اور حوالوں کیلئے اپنے معاونین اور

کاتب کی مدد سے یہ کتاب املا کروائی گئی(۶۳)۔ کتاب میں چھٹی صدی میں موجود روم، فارس، ہندوستان، عرب اور یورپ میں بسنے والی اقوام کی ذہنی حالت کا تاریخی جائزہ لیا گیا ہے، اور خاص طور پر جزیرۃ العرب کا تاریخی، جغرافیائی، سماجی، معاشی اور دینی منظرنامہ پیش کیا گیا ہے۔ ایک مستند کتاب ہونے کی وجہ سے اسکا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے(۶۴)۔ مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے ''سیرت رسول اکرمؐ'' کے نام سے اِس کتاب کا اُردو ترجمہ شائع کیا ہے۔

(۱۱) الصراع بین الاسلام والمادیہ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اِس کتاب میں ایمان اور مادیت کے فلسفے کا فرق بیان کیا ہے۔ ماضی کی مثالیں دیتے ہوئے دور حاضر میں ایمان اور مادیت پرستی کی کشمکش پر گفتگو کی ہے۔ المجمع الاسلامی العلمی، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے شائع کی۔

(۱۲) العرب یکتشفون انفسھم: مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان و قلم دونوں سے کام لیا اور دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین لکھے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلاد عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۱۳) القادیانیہ ثورۃ علی النبوۃ المحمدیۃ: یہ مولانا علی میاں کی مستقل تصنیف نہیں، بلکہ عربی میں لکھا ہوا ایک خط ہے جو مولانا نے قادیانیت کے بارے میں صحیح حالات سے آگاہ کرنے کے لیے اپنے مصری اور شامی احباب کے نام لکھا تھا، پھر اس کو ایک رسالے کی شکل میں شائع کیا گیا۔ نصر اللہ خان عزیز کے نام لکھے ہوئے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ عربی خط غالباً ۱۹۶۰ء سے پہلے لکھا گیا تھا(۶۵)۔

(۱۴) القادیانی والقادیانیہ: عربی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے۔ اِس کا مقصد عرب ممالک کے باشندوں کو قادیانی تحریک کے مضمرات و نتائج سے آگاہ کرنا تھا، کیونکہ اُس وقت وہ قادیانیت پھیلانے میں سرگرم تھے، اور قادیانیت ہی کو اصل اسلام کے طور پر پیش کر رہے تھے۔ بعد میں اِس کتاب کو اُردو کا جامہ پہنا کر ''قادیانیت: مطالعہ و جائزہ'' کے عنوان سے بھی شائع کیا گیا۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ مولانا نے اِس کتاب میں قادیانیت کے بانیوں کا تعارف کرایا ہے۔ اُن کے عقائد اور دعوت کے تدریجی ارتقاء کا محققانہ جائزہ لیا ہے اور قادیانیت کے بطلان کے ثبوت پیش کیے ہیں۔ اِس تالیف کو المجمع الاسلامی العلمی، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے عربی اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اردو میں شائع کیا۔

(۱۵) القراءۃ الراشدہ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے دار العلوم ندوۃ العلماء کے منتظم کی حیثیت سے عربی زبان کی تدریس کے لیے مفید نصابی کتابیں مرتب کیں، جو برصغیر پاک و ہند کے مدارس کے علاوہ عالم عرب میں بھی مستعمل ہیں۔ یہ کتاب اُن میں سے ایک ہے۔

(۱۶) القمر (چاند): علامہ اقبال کی ایک اردو نظم ہے۔ مولانا علی میاں نے ۱۶ برس کی عمر میں اِس کا عربی ترجمہ کیا

اورخود علامہ اقبال سے اس کی داد و وصول کی (۶۶)۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے عربی اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اردو میں شائع کیا۔

(۱۷) المرتضٰی: حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی سیرت پر لکھی گئی مفصل اور معروف کتاب ہے جو مولانا علی میاں نے عربی زبان میں تحریر کی۔ اِس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے۔ دارالقلم، دمشق نے ۱۹۸۹ء میں شائع کی۔ اردو میں اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۸) المسلمون: دمشق (شام) سے شائع ہونے والا ایک قدیم و مستند عربی مجلّہ ہے۔ پچاس کی دہائی میں مولانا علی میاں کے عربی مضامین اُس وقت کے مشہور و معروف عرب اہل قلم و دانش کے پہلو بہ پہلو اِس مجلّے میں شائع ہوتے رہے۔ شیخ علی طنطاوی نے مولانا علی میاں کو اسی مجلّے میں علامہ اقبال کے کلام کا عربی ترجمہ کرنے کی ترغیب دلائی تھی تاکہ عرب دنیا بھی اقبال سے متعارف ہو سکے (۶۷)۔

(۱۹) النبوۃ والانبیاء فی ضوء القرآن: مولانا کی یہ عربی کتاب عقل پر وحی کی برتری ثابت کرنے حوالے سے لکھی گئی ہے

(۲۰) النبویات فی الشعر الدکتور محمد اقبال: سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر ہے، جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔ اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (۶۸)۔

(۲۱) الی ممثلی البلاد الاسلامیۃ: مولانا کا ایک دعوتی مضمون ہے جو تقسیم ہندستان سے قبل دہلی میں ہونے والی ایک ایشیائی کانفرنس کے عرب مندوبین سے ایک دعوتی خطاب کی صورت میں پڑھا گیا۔ اِس رسالے میں عربوں کو چودہ سو سال قبل والا پیغامِ توحید و ہدایت یاد دلایا گیا ہے (۶۹)۔ مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اِس کا اردو ترجمہ شائع کیا۔

(۲۲) بین الجبایہ والہدایہ: مولانا نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز و مصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلاد عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد معروف و محبوب بنا دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے (۷۰)۔

(۲۳) بین الصورۃ والحقیقہ: مولانا نے اس تحریر میں اسلام کے تصور جسم و روح یا صورت و حقیقت کو بیان کیا ہے۔ پھر اِن دونوں کے درمیان تعلق کو واضح کرتے ہوئے روح کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔ یہ کتاب المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کی۔

(۲۴) تاملات فی سورۃ الکہف: یہ کتاب قرآنی مطالعے کا نچوڑ پیش کرتی ہے۔ مولانا کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اردو زبان میں ''قرآنی اِفادات'' کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب مضامین قرآن پر مشتمل ہے۔

(۲۵) ترجمۃ الامام السید احمد بن عرفان الشہید: سترہ برس کی عمر میں سید احمد شہید کی سیرت پر لکھی گئی مولانا علی میاں کی پہلی عربی تحریر ہے۔ اس کتاب میں جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اسے علامہ رشید رضا مصری نے

اپنے مجلّے ''المنار'' میں شائع کیا تھا۔ اِس کے بعد کتابی صورت میں مصر سے اور پھر اضافوں کے ساتھ ہندوستان سے اردو میں شائع ہوئی۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے بھی شائع کیا ہے[۷۱]۔

(۲۶) تقویۃ الایمان: تحریک اصلاح و جہاد کے حوالے سے یہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا آخری علمی کام ہے۔ مولانا نے ''تقویۃ الایمان'' کا عربی ترجمہ اور اُس پر حواشی نگاری کی ہے جس میں اُن رسوم وعادات اور مقامات کی وضاحت کی گئی ہے جن کی تفہیم عام، اور بالخصوص عرب قارئین کے لیے مشکل ہے۔ اِس کتاب پر مولانا علی میاں کے مقدمے اور حواشی کو اردو زبان میں بھی منتقل کیا جاچکا ہے، جسے مختلف ناشرین نے شائع کیا ہے۔

(۲۷) حلول محمد ﷺ للمشاکل الفردیہ والاجتماعیہ: ہفتۂ سیرت کے سلسلے میں سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر ہے جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔ اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے[۷۲]۔

(۲۸) ردہ ولا ابا بکر لھا: اس کتاب کی تالیف کی بنیاد مولانا کے وہ دو عربی مضامین ہیں جو شام کے مجلّے ''المسلمون'' کے ۱۹۵۸ اور ۱۹۵۹ کے شماروں میں شائع ہوئے تھے۔ اِن کا موضوع ''ارتداد'' تھا[۷۳]۔ کتاب میں مولانا علی میاں نے بیسویں صدی کے آخری دور کو عالم اسلام کے ارتداد کا دور قرار دیا ہے۔ یہ ارتداد ہمہ گیر اور قوت کے اعتبار سے انتہائی کامیاب ہے۔ مسلمانوں کا کوئی علاقہ اس سے محفوظ نہیں رہا ہے۔ اِس ارتداد کی ایک شکل عالم اسلام کے خلاف یورپ کی ثقافتی یلغار ہے اور دوسری مادہ پرستانہ فلسفے پر مبنی سماجی، معاشی اور سیاسی نظام زندگی کا پرچار اور فروغ ہے، جس کی بنیاد وحی، نبوت اور زندگی بعد موت (اور جوابدہی) کا انکار ہے۔ اِس ''ارتدادی طوفان'' نے اخلاقی اقدار کو یکسر بدل دیا ہے۔ نتیجتاً، حیوانی خواہشات کی تسکین ہی افراد اور قوموں کا منتہائے نظر قرار پا گیا ہے۔ یہ کتاب المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کی۔ اس کتاب کے اہم حصوں کا اردو ترجمہ: ''ذہنی واعتقادی ارتداد'' کے نام سے، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد نے ۲۰۰۱ء میں تیسری مرتبہ شائع کیا۔

(۲۹) رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام: یہ کتاب اسلام کے فکری قائدین کے تذکروں پر مشتمل مولانا کے وہ لیکچرز ہیں جو اُنھوں نے ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں دمشق یونیورسٹی کی دعوت پر وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے ارشاد فرمائے تھے۔ اِس کتاب کو دمشق یونی ورسٹی نے ۱۹۶۰ء مطابق ۱۳۷۹ھ میں شائع کیا تھا[۷۴]

(۳۰) روائع اقبال: یہ کتاب مولانا علی میاں کے اُن مضامین کا مجموعہ ہے جو علامہ اقبال پر عربی زبان میں لکھے گئے۔ مصر وشام کی علمی مجالس میں پڑھے گئے۔ عربی مجلات میں شائع ہوئے اور ریڈیو سے نشر بھی ہوئے۔ ''روائع اقبال'' دیارِ عرب میں اقبالیات کو متعارف کرانے والی کتاب ہے۔

اِس کتاب نے عالمِ عرب کو کلامِ اقبال کے صحیح ذائقے سے روشناس کرایا۔ مولانا نے علامہ اقبال کی اہم

نظموں اور متفرق اشعار سے اسلام کے بنیادی فلسفے، تعلیمات، روح اور ملتِ اسلامیہ کی تجدید و اصلاح کے لیے اقبال کے افکار کو دلنشیں نثری مضامین کے پیرائے میں ڈھالا۔ دار الفکر، دمشق نے ۱۹۶۰ء مطابق ۱۳۷۹ھ میں اِن مضامین کو شائع کیا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ''نقوشِ اقبال''، مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۸۳ء میں شائع کیا۔

(۳۱) روح العالم العربی: مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان و قلم دونوں سے کام لیا۔ آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا۔ یہ مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳۲) فی ظلالِ البعثۃ المحمدیہ: یہ عربی مقالہ ہے جس میں مولانا علی میاں نے تجدید و احیائے دین کیلئے کام کرنے والے عام و خاص افراد کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے

(۳۳) قصص النبیین للاطفال: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے دار العلوم ندوۃ العلماء کے منتظم کی حیثیت سے عربی زبان کی تدریس کے لیے مفید نصابی کتابیں مرتب کیں، جو برصغیر پاک و ہند کے مدارس کے علاوہ عالم عرب میں بھی مستعمل ہیں۔ یہ کتاب اُن میں سے ایک ہے۔ پانچ حصوں میں بچوں کے لیے لکھی گئی یہ کتاب انبیائے کرام علیہم السلام کی کہانیوں پر مشتمل ہے۔ کتاب میں انبیائے کرامؑ کے واقعات نہایت سادہ مگر دلنشیں پیرائے اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

(۳۴) کیف دخل العرب التاریخ: مولانا نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان و قلم دونوں سے کام لیا۔ دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳۵) کیف ینظر المسلمون الی الحجاز و جزیرۃ العرب: مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان و قلم دونوں سے کام لیا۔ اور دعوتی مضامین لکھے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد معروف کر دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳۶) ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین: ۱۹۴۷ء میں لکھی گئی اس عربی کتاب نے سارے عالم عرب سے خراج تحسین وصول کیا۔ یہ بیسویں صدی کی سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب ہے۔ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ میں قاہرہ سے اور دار القرآن الکریم، سوریہ سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔ اِس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اردو ترجمہ ''انسانی دنیا پر مسلمانوں کے زوال کے اثرات'' کے نام سے ہوا ہے۔ یہ کتاب اب ایک ''Classic'' کی حیثیت رکھتی ہے۔ اِس کتاب میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دورِ حکومت کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔ حکمرانوں کے بے لگام اختیارات، جبر اور تعیش، دین اور سیاست کی عملی تفریق، صلحائے اُمت کی جدوجہد اور اصلاحِ حال کی کوششیں، مسلمانوں کے زوال کے

اثرات جیسے موضوعات اس علمی کاوش کا حصہ ہیں۔

(۳۷) محمد اقبال فی مدینۃ الرسول: یہ مولانا کا ایک شاہکار عربی مضمون ہے جو اسی عنوان سے ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں دمشق ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہوا تھا۔ اِس مضمون کو مولانا علی میاں نے اضافوں کے ساتھ اُردو زبان کے خوب صورت قالب میں ڈھالا ہے جو ''اقبال درِ دولت پر'' کے نام سے اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اِس مضمون میں علی میاں نے علامہ اقبال کی نظم ''ارمغانِ حجاز''، جسے وہ اقبال کے خیالی سفر حرمین الشریفین کی روداد قرار دیتے ہیں، کے مختلف حصوں سے اقبال کے روحانی سفر کی تفصیل کو دل نشیں انداز سے مرتب کیا ہے (۷۵)۔

(۳۸) محمد رسول اللہ: یہ سیرت مصطفیٰ ﷺ پر مولانا کا ایک شاہکار عربی مضمون ہے۔

(۳۹) مختارات: عربی ادبِ نثر کی ایک بہترین کتاب ہے۔ مولانا علی میاں کی یہ تالیف، علماء اور طلباء دونوں کیلئے یکساں طور پر مفید ہے اور ادبِ عربی کی ایک اہم تعلیمی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اِس کتاب میں عہد رسالت مآب ﷺ سے لیکر دورِ جدید تک کے عربی ادب کے نمونے پیش کیے گیے ہیں۔ ''مختارات'' میں جمع کیے گئے ادبی شہ پاروں کے ذریعے مولانا عام مسلمانوں اور بالخصوص علماء میں دعوت دین اور خدمتِ اسلام کیلئے حسنِ نیت، سوز و درد، سرفروشی اور حسنِ سیرت و کردار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

(۴۰) مذکّرات سائح فی الشرق العربی: اکتوبر ۱۹۵۱ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ میں مشرقِ وسطیٰ کے ممالک اور تیسرے حج کے طویل سفر کے بعد ہندوستان واپسی پر مولانا کی لکھی ہوئی ڈائری ہے جو مصر سے چھپی تھی۔ اردو زبان میں اس کا ترجمہ ''شرقِ اوسط کی ڈائری'' کے نام سے کئی بار مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۴۱) مضامین: یہ مولانا کے دور طالب علمی کے عربی مضامین ہیں جو مصر کے صاحب طرز ادیب ''سید مصطفیٰ لطفی المفلوطی'' سے متاثر ہوکر اُن کی کتاب ''النظرات'' پر لکھے تھے (۷۶)۔ اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔

(۴۲) مضامینِ قرآن: یہ مولانا علی میاں کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مولانا کی نظر میں علم الکلام کی تعلیم کے لیے مستعمل کتابیں مثلاً ''شرح نسفی'' وغیرہ نہ صرف ناکافی، بلکہ مضر تھیں، اس لیے وہ کلام کی کتب کی ازسرنو تدوین و ترتیب کو ضروری سمجھتے تھے۔ چونکہ کوئی متبادل کتاب اُن کی نظر میں موجود نہ تھی، لہٰذا اُنہوں نے اِس کتاب ''مضامینِ قرآن'' سے فائدہ اُٹھانے کا مشورہ دیا (۷۷)۔

(۴۳) معقل الانسانیہ: مولانا کا ایک دعوتی رسالہ ہے جس میں خطاب عربوں ہی سے ہے۔ اس رسالے کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (۷۸)۔

(۴۴) مقالات: نظام تعلیم پر مولانا علی میاں کے مقالات ہیں جو عربی مجلّے ''البلاد السعودیہ'' میں سلسلہ وار شائع ہوئے۔ اِن مقالات میں انہوں نے ایک اسلامی ملک میں تعلیم کا تصور پیش کرنے کی کوشش کی اور ''جماعت اسلامی''

کی کوششوں کا صراحۃً ذکر کیا۔ اس بات کا ذکر علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (۷۹)۔

(۴۵) من الجاهلیه الی الاسلام: اس رسالے کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (۸۰)۔

(۴۶) من الجزیرۃ الی العالم: سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر، جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔ اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (۸۱)۔

(۴۷) من العالم الی جزیرۃ العرب: سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر، جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔ اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (۸۲)۔

(۴۸) من غارِ حرا: مولانا علی میاں نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز و مصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے تھے۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا (۸۳)۔

(۴۹) واعتصماہ: یہ عربی کتاب ہے جس میں مولانا نے تجدید و احیائے دین کے لیے اُمتِ مسلمہ کی وحدت کو ضروری قرار دیا ہے۔ کتاب میں مسلمانوں پر تنقید کی ہے۔ اُن کی زبوں حالی اور وحدت کے فقدان کا سبب، نوآبادیاتی اثرات، ذاتی و گروہی نفسانی خواہشات اور جاہلی عصبیتوں کے تحت ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا گردانا ہے۔ یہ کتاب المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کی۔

انگریزی کتب

مولانا سید ابوالحسن ندویؒ اُمتِ مسلمہ کے لیے عربی اور اردو زبان میں اسلامی تصنیفات اور تحقیات کا عریض و عمیق اور متنوع ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ ذیل میں مولانا کی چند کتب کی فہرست پیش کی جا رہی ہے جو انگریزی زبان میں منتقل ہو چکی ہیں۔

1. A Guidebook for Muslims
2. Appreciation and Interpretation of Religion in the Modern Age
3. Faith versus Materialism
4. From the depth of heart in America
5. Glory of Iqbal
6. Islam and Civilization
7. Islam and the world
8. Islamic Concept of Prophethood
9. Life and Mission of Muhammad Ilyas

10. Life of Caliph Ali
11. Muhammad Rasoolullah
12. Muslims in India
13. Qadianism (A critical study)
14. Saviours of Islamic Spirit (complete in 4 volumes)
15. Stories of the Prophets
16. The Four Pillars in Islam
17. The Musalman
18. The Pathway to Madina
19. Western Civilization- Islam and Muslims

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی چند اہم ملّی خدمات

☆ اسلام کی تجدید واحیائے دین کے لیے پوری زندگی تج دی۔

☆ دنیا کے گوشے گوشے میں دعوت وارشاد کا کام پھیلایا اور اُسے منظم کیا۔

☆ ۱۹۵۴ء میں ''تحریک پیغامِ انسانیت'' کی تنظیم کے تحت تقاریر اور لٹریچر کے ذریعے ہندو مسلم بدگمانیوں اور عداوت کو دور کرنے کی کوشش کی۔

☆ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے عائلی قوانین مرتب کر کے اُنہیں نافذ کرانے میں کامیابی حاصل کی۔

☆ ''عالمی رابطہ ادب اسلامی'' کی تنظیم قائم کر کے خالص اسلامی ادبیات کے فروغ اور اسلامی دنیا کے مسلم ادباء کے وسیع حلقہ کو مربوط کر دیا۔

☆ جامعہ اکسفورڈ میں اسلامی تہذیب کے مطالعے کا مرکز قائم کر کے اُسے فعال اور نتیجہ خیز بنانے کی کوشش کی۔

☆ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کو صحیح معنوں میں اسلامی یونیورسٹی بنا دیا۔

☆ ۱۸۷ کتب ورسائل کے مؤلف قرار پائے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے اعزازت

☆ بانی رکن، مجلس تاسیس رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

☆ بانی رکن، مجلس شوریٰ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

☆ رکن، مجلس عاملہ مؤتمر عالم اسلامی بیروت، لبنان

☆ وزیٹنگ پروفیسر، جامعہ دمشق اور جامعہ مدینہ منورہ

☆ صدر، عالمی رابطہ ادب اسلامی

- ☆ رکن، عربی اکیڈمی دمشق
- ☆ صدر، اُکسفورڈ سنٹر آف اسلامک سٹڈیز
- ☆ رکن، مجلس انتظامی اسلامک سنٹر جینیوا
- ☆ ناظم، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، انڈیا
- ☆ رکن، مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند، انڈیا
- ☆ صدر، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ، انڈیا
- ☆ صدر، مجلس انتظامی و مجلس عاملہ دارالمصنفین اعظم گڑھ، انڈیا
- ☆ صدر، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
- ☆ رکن شوریٰ، مسلم مجلس مشاورت ہند
- ☆ اعزاز، شاہ فیصل ایوارڈ برائے سال ۱۹۸۰ء مطابق ۱۴۰۰ھ
- ☆ اعزاز، اہم ترین اسلامی شخصیت برائے سال ۱۹۹۹ء مطابق ۱۴۱۹ھ (متحدہ عرب امارات)
- ☆ تیس سے زائد بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت
- ☆ ۱۸۷ کتب ورسائل کے مؤلف
- ☆ کتب کا ترجمہ متعدد زبانوں میں ہوا

حرفِ اختتام

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی حیات وافکار اور اُن کے علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو قلم بند کرنا ایک مختصر مقالے میں ممکن ہی نہیں ہے۔ مولانا علی میاںؒ نے کم وبیش ۱۸۷ چھوٹی بڑی کتب تحریر فرمائی ہیں۔ دنیا کے ۱۵۷ اسلامی ممالک میں شاید ہی کوئی ایسا خطہ ہو جہاں اس یکتائے روزگار شخصیت کے تحریری یا تقریری اثرات بالواسطہ یا بلاواسطہ نہ پہنچے ہوں۔ راقم السطور نے اپنی اِس حقیر کاوش میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حالاتِ زندگی اور تعلیم و تربیت، اُن کی تدریسی اور علمی خدمات کو انتہائی مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس مقالے میں مولانا علی میاںؒ کی ۱۰۲ اردو، ۴۹ عربی اور ۱۹، انگریزی تالیفات وتصنیفات اور خطبات وتقاریر کا تعارف پیش کیا ہے، جو یا تو عربی سے اُردو زبان میں منتقل ہو چکی ہیں یا پھر، اُردو زبان میں ہی لکھی ہوئی یا کی گئی تقاریر ہیں، اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ انگریزی میں ترجمہ ہونے والی کتب کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ ان تمام کتب کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تمام علمی اور عملی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور

فرمائے اور اُن کو جنت کے اعلیٰ ترین درجات عطا فرمائے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُمت مسلمہ کو اُن جیسی عظیم شخصیات سے نوازتا رہے۔ آمین!

حواشی

۱۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد ۲۰۰۲ء۔ دیکھیے مقالہ: سیّد رضوان علی ندوی: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔ سوانحی خاکہ''۔ ''میاں'' کا لفظ ہندوستان میں سیّدوں کے نام کے بعد لگایا جاتا ہے۔ ص ۱۷۔

۲۔ مولانا علی میاںؒ کی اِن صفات کی گواہی متعدد اہل علم و دانش نے دی ہے۔ بطور مثال دیکھیے: سید سلیمان ندوی ص ۷، عبدالماجد دریابادی اور محمد منظور نعمانی ص ۸، مولانا مسعود عالم ندوی ص ۱۴، جلیل احسن ندوی ص ۱۶۴، نصر اللہ خان عزیز ص ۱۵۵، خورشید احمد صفحات ۱۳۔۱۸، ظفر اسحاق انصاری ص ۱۰، سفیر اختر ص ۱۱، سید رضوان علی ندوی ص ۱۷، سید ابوبکر غزنوی ص ۱۷۹، خالد علوی ص ۱۶۸، محمد طفیل ہاشمی صفحات ۱۸۷۔۱۹۱، محمد الغزالی ص ۲۴۳، خورشید رضوی ص ۲۱۳، فضل الرحیم ص ۲۳۷۔ کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالہ بالا۔

۳۔ اس مقالے میں ہجری اور عیسوی تاریخوں کی مطابقت کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:

(۱) ''جوہر تقویم'' ضیاالدین لاہوری، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۹۴ء

(۲) ''تقویم تاریخی'' عبدالقدوس ہاشمی، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء

۴۔ ڈاکٹر ارشد اسلم، "Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi: His Career & works (1914 -1999)" ہمدرد اسلامکس، جلد ۲۷، شمارہ ا، ص ۴۲۔ پروفیسر خورشید احمد نے مولانا علی میاں کی تاریخ پیدائش امحرم ۱۳۳۳ھ مطابق جنوری ۱۹۱۴ء بیان کی ہے۔ دیکھیے: ''ترجمان القرآن''، جلد ۱۲۷، عدد ۲، فروری ۲۰۰۰ء مطابق ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ، ص ۶۷۔ اور سید رضوان علی ندوی نے تاریخ پیدائش ۶ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۱۴ء بیان کی ہے۔ دیکھیے: سیّد رضوان علی ندوی، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔ سوانحی خاکہ۔'' کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، ص ۷۷

۵۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، جلد ۱۲۷، عدد ۲، فروری ۲۰۰۰ء مطابق ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ، ص ۶۷، اور ایم۔ ایچ۔ فاروقی، "Impact International" مجلد ۳۰، شمارہ ۲، فروری ۲۰۰۰ء، ص ۴۷

۶۔ سیّد رضوان علی ندوی، مقالہ: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔ سوانحی خاکہ۔'' کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، ۱۷۔۷۸۔ (خانوادہ حضرت شاہ علم اللہ رائے بریلوی، جس کے ایک فرد ''سید احمد شہید'' بانی ''تحریک اصلاح وجہاد'' تھے)۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھیے: خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالہ مذکورہ، ص ۶۷

۷۔ مولانا حکیم سید عبدالحیٔ لکھنوی، ''نزہۃ الخواطر'' جلد اوّل۔ مزید تفصیل: سیّد رضوان علی ندوی، حوالہ مذکورہ بالا ص ۴۷

۸۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''ذکر خیر''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۷ء، صفحات ۲۲۔۲۳ اور ۴۶۔۴۷

۹۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالۂ مذکورہ، ص ۶۷، نیز: سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، صفحات ۷۷۔۷۸

۱۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: ایضاً حوالۂ بالا

۱۱۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مضمون: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی''، کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات و افکار کے چند پہلو''، ترتیب و تدوین: سفیر اختر، حوالۂ مذکورہ، صفحات ۲۱۔۵۸۔ نیز: سیّد رضوان علی ندوی، صفحات ۷۱۔۹۳۔ نیز: خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالۂ مذکورہ، ص ۶۸

۱۲۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۷۱، ص ۸۰۔۸۱

۱۳۔ ایضاً، صفحات ۷۸۔۸۳

۱۴۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی''، لکھنؤ، اشاعتِ دوم ۱۹۴۴ء، صفحات ۱۳۹۔۱۴۰، اور صفحات ۲۹۴۔۲۹۵۔ مزید دیکھیے: عبداللہ عباس ندوی ''میرِ کاروان''، مجلسِ علمی نئی دہلی، ۱۹۹۱ء، ص ۶۱۔ مزید دیکھیے: ڈاکٹر ارشد اسلم، "Maulana Saiyid Abdul Hasan 'Ali Nadvi: His career & works (1914-1999)" ہمدرد اسلامکس، جلد ۲۷، شمارہ ۱، ۲۰۰۲ء، ص ۴۵

۱۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۸۳

۱۶۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے خط بنام: مولانا محمد فضل، ص ۲۶۳، سفیر اختر، حوالۂ مذکورہ۔

۱۷۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۵

۱۸۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۷۰　　۱۹۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۴۶　　۲۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۵۱

۲۱۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۷۳ اور ص ۹۷

۲۲۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'' بر کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات و افکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکورہ، ص ۲۸

۲۳۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۱۶

۲۴۔ حوالۂ بالا، ص ۲۳۷

۲۵۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''پاجا سراغِ زندگی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۸ء، صفحات ۸۴۔۹۰

۲۶۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''پرانے چراغ'' مکتبہ فردوس، لکھنؤ، ۱۹۷۵ء، صفحات ۲۰۷۔۲۱۸

۲۷۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالہ مذکورہ، ص ۷۱

۲۸۔ محمد طفیل ہاشمی، مقالہ: ''مولانا علی میاں کا پیغام۔ اُمت مسلمہ کے نام''، بر کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات و افکار کے چند پہلو''، حوالہ، ص ۱۹۰

۲۹۔ ڈاکٹر ارشد اسلم، Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi: His career & works, Hamdard Islamicus، جلد ۲۷، شمارہ ۱، ۲۰۰۲ء، ص ۴۷، اور سیّد رضوان علی ندوی، حوالہ مذکورہ، ص ۸۹

۳۰۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب''۔ مزید دیکھیے: خالد علوی، مقالہ: ''ایک سچا داعی''، کتاب: ''مولانا سید

ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۸۱

۳۱۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''تحفۂ پاکستان'' مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۲۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'، حوالۂ مذکورہ، ص ۲۳۲

۳۳۔ سیدابوالحسن علی ندوی، ''جب ایمان کی بہار آئی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت۔ن، ص ۳

۳۴۔ سیدابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت ن، ص ۲۴۱

۳۵۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''حدیث پاکستان''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۶۔ سیدابوالحسن علی ندوی، ''حضرت مولانا محمد الیاس اور اُن کی دینی دعوت''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۷۔ سفیر اختر، ''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'، حوالۂ بالا۔ دیکھیے: مولانا علی میاں کا خط، بنام پروفیسر خورشید احمد، ص ۲۹۹۔۳۰۰

۳۸۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۸

۳۹۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''ذکرِ خیر''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۷ء

۴۰۔ سیدابوالحسن علی ندوی، ''ردہ ولا ابا بکرلھا''، المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، ۱۹۸۰ء

۴۱۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''دینی واعتقادی ارتداد''، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، اشاعت سوم، ۲۰۰۱ء

۴۲۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال' حوالۂ مذکورہ، ص ۲۱۶

۴۳۔ سفیر اختر، ''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'، حوالہ مذکورہ، دیکھیے افتتاحیہ: خورشید احمد، ص ۱۶

۴۴۔ سید رضوان علی ندوی، حوالہ مذکورہ، ص ۸۸

۴۵۔ سیدابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی' بر کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'، حوالہ مذکورہ، ص ۵۶

۴۶۔ سفیر اختر، ''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'، حوالہ مذکورہ، ص ۱۳۷

۴۷۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال' حوالہ مذکورہ، ص ۴۳، اور حواشی نمبر ا، ص ۵۰

۴۸۔ سیدابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی' سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، ص ۴۵

۴۹۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۷

۵۰۔ سیدابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'، حوالہ مذکورہ، ص ۳۹

۵۱۔ ایضاً، حوالہ بالا، ص ۲۱

۵۲۔ سفیر اختر، ''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو'، حوالہ مذکورہ، دیکھیے: اضافہ از مرتب بالحوضین، ص ۴۸

۵۳۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال' حوالہ مذکورہ، ص ۲۹۳

۵۴۔ سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، دیکھیے: خط بنام مولانا محمد فضل، ص ۲۶۳

۵۵۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی، ''مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۸۱ء

۵۶۔ سیدابوالحسن علی ندوی،''نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں''، مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام،لکھنؤ،۱۹۷۸ء

۵۷۔ سیدابوالحسن علی ندوی،''مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں''، مجلس نشریاتِ اسلام،کراچی،۱۹۷۹ء

۵۸۔ سیدابوالحسن علی ندوی،''جب ایمان کی بہار آئی''،مجلس نشریاتِ اسلام،کراچی،ت۔ن،ص ۳

۵۹۔ سیّدرضوان علی ندوی،حوالۂ مذکورہ،ص ۸۸ ۶۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا

۶۱۔ سفیراختر،''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''،حوالۂ مذکورہ،دیکھیے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی،ص ۲۷۸

۶۲۔ ایضاً، حوالۂ بالا،دیکھیے خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی ص۲۷۹

۶۳۔ سیّدرضوان علی ندوی،حوالۂ مذکورہ،ص ۸۷

۶۴۔ خورشیداحمد،''ترجمان القرآن''،حوالۂ مذکورہ،ص ۶۹

۶۵۔ سفیراختر،''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''،حوالۂ مذکورہ،دیکھیے: خط بنام نصراللہ خان عزیز، صفحات ۱۵۸۔۱۵۹۔ ۶۶۔ سیدابوالحسن علی ندوی: کاروانِ زندگی،حوالۂ مذکورہ،ص ۲۴۱۔مزید تفصیل: خورشید رضوی،مقالہ:''مولانا علی میاں بحیثیت ادیب''سفیراختر،حولہ مذکورہ،ص ۲۱۶

۶۷۔ سفیراختر،''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''،حوالۂ مذکورہ،دیکھیے: خورشید رضوی،مقالہ: ''مولانا علی میاں بحیثیت ادیب''،ص ۲۱۷

۶۸۔ ایضاً، حوالۂ بالا،دیکھیے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی،ص ۲۷۲

۶۹۔ ایضاً، حوالۂ بالا،دیکھیے: مقالہ از سیدرضوان ص ۸۸،مزید دیکھیے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی،ص ۲۷۰

۷۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا،دیکھیے: مقالہ از سیدرضوان ص ۸۸

۷۱۔ سیدابوالحسن علی ندوی،''کاروانِ زندگی'' حوالۂ مذکورہ،ص ۱۱۹

۷۲۔ سفیراختر،''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''،حوالۂ بالا،دیکھیے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی،ص ۲۷۲ ۷۳۔ ڈاکٹر ارشداسلم،حوالۂ مذکورہ،ص ۴۷

۷۴۔ سیّدرضوان علی ندوی،حوالۂ مذکورہ،ص ۸۸

۷۵۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی''نقوشِ اقبال''حوالۂ مذکورہ،ص ۳۷

۷۶۔ سفیراختر،''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''،حوالۂ مذکورہ،دیکھیے: مقالہ:''میری علمی اور مطالعاتی زندگی''،ص ۳۰ ۷۷۔ ایضاً، حوالۂ بالا،دیکھیے: خط بنام مولانا فضل محمد،ص ۲۶۵

۷۸۔ ایضاً، حوالۂ بالا،ص ۲۷۱ ۷۹۔ ایضاً، حوالۂ بالا،ص ۲۷۳

۸۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا،ص ۲۷۰ ۸۱۔ ایضاً، حوالۂ بالا،ص ۲۷۲

۸۲۔ ایضاً، حوالۂ بالا،ص ۲۷۲ ۸۳۔ سیّدرضوان علی ندوی،حوالۂ مذکورہ،ص ۸۸